مواعظ الجمعہ
فحش گوئی
اور
بدزبانی کی مذمت
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

فحش گوئی اور بدزبانی کی مذمّت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

فحش گوئی اور بدزبانی کی مذمّت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُر نور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

فحش گوئی کسے کہتے ہیں؟

برادرانِ اسلام! دَورانِ گفتگو ایسا کلام کرنا جو سلیم الطبع اِنسان کو بہت ناگوار محسوس ہو، اور شریعتِ مُطہَّرہ اُسے بُرا جانے، فحش گوئی کہلاتا ہے۔ علّامہ راغب اصفہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "ہر وہ بات یا کام جو بہت زیادہ بُرا ہو، اسے "فحش" کہتے ہیں"[1]۔ اس میں بدکاری سے متعلق بیہودہ باتیں، گالی گلوچ، غیبت، چغلخوری اور میاں بیوی کا اپنی خلوَت کی کیفیت اور واقعات کو، دوسروں کے سامنے بطورِ لذّت بیان کرنا وغیرہ سب داخل ہے۔

(١) "مفرَدات الراغب الأصفهاني" كتاب الفاء، فحش، صـ٦٢٦.

فحش گوئی کی مُمانعت

عزیزانِ محترم! اللہ ربّ العالمین عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ پاک میں متعدّد مقامات پر، فحش باتیں یا کام کرنے، اور اُسے لوگوں میں پھیلانے سے منع فرمایا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿قُلۡ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاۡمُرُ بِالۡفَحۡشَآءِ﴾[1] "(اے محبوب!) تم فرماؤ، کہ یقیناً اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا!"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿وَ يَنۡهٰى عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡكَرِ﴾[2] "(یقیناً اللہ تعالیٰ) بے حیائی اور بُری بات سے منع فرماتا ہے!"۔

فحاشی پھیلانے والوں کے لیے دردناک عذاب کی وعید

حضراتِ گرامی قدر! فحش اور بُری باتوں کا چرچا کرنے والوں، اور اسے پھیلانے والوں کے لیے دردناک عذاب کی وعید ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ الَّذِيۡنَ يُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِيۡعَ الۡفَاحِشَةُ فِى الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ﴾[3] "وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بُرا چرچا پھیلے، اُن کے لیے دردناک عذاب ہے!"۔

فحاشی اور بے حیائی سے متعلق حکمِ شرعی

عزیزانِ مَن! فحاشی اور بے حیائی زبان سے ہو یا عمل سے، بہر صورت حرام ہے، رب تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿قُلۡ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّىَ الۡفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنۡهَا وَمَا بَطَنَ﴾[4] "تم فرماؤ کہ میرے رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں، جو اِن میں کھلی ہیں اور جو چھپی ہیں!"۔

---

(١) پ٨، الأعراف: ٢٨.
(٢) پ ١٤، النحل: ٩٠.
(٣) پ ١٨، النور: ١٩.
(٤) پ٨، الأعراف: ٣٣.

ایک جگہ ارشاد فرمایا: ﴿ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ﴾[1] "بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ جو اِن میں کُھلی ہیں اور جو چھپی ہیں"؛ "کیونکہ انسان جب کُھلے اور ظاہر گناہ سے بچے، اور چُھپے گناہ سے پرہیز نہ کرے، تو اس کا ظاہر گناہ سے بچنا بھی للّٰہیت سے نہیں، بلکہ لوگوں کو دکھانے اور ان کی بدگوئی سے بچنے کے لیے ہے، اور اللہ کی رِضا و ثواب کا مستحق وہ ہے جو اللہ کے خوف سے گناہ ترک کر دے"[2]۔

شیطان کی پیروی

حضراتِ ذی وقار! فحش گوئی یا بدزبانی، شیطان کی پیَروی کے مترادِف ہے، اللہ ربّ العالمین عزّوجلّ اس کی مُمانعت کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴾[3] "شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو (یعنی اس کی پیَروی نہ کرو)، یقیناً وہ تمہارا کُھلا دشمن ہے!"۔

ہنسی مذاق میں فحش کلامی

حضراتِ گرامی قدر! اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ ہنسی مذاق اور یار دوستوں کے ساتھ گپ شپ کرتے وقت، بات بات پر گالی بکتے ہیں، یہ بہت ہی بُری عادت اور آدابِ گفتگو کے مُنافی ہے، حدیثِ پاک میں اسے شیطانی عمل اور جنّت سے دُوری کا باعث قرار دیا گیا ہے، حضرت سیّدنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «وَالْفُحْشُ وَالْبِذَاءُ مِنَ الشَّيْطَانِ،

---

(١) پ٨، الأنعام: ١٥١.

(٢) "تفسیر خزائن العرفان" پ٨، سورۂ انعام، زیرِ آیت: ۱۵۱، صـ ۲۸۲۔

(٣) پ٢، البقرة: ١٦٨.

وَهُمَا يُقَرِّبَانِ مِنَ النَّارِ، وَيُبَاعِدَانِ مِنَ الْجَنَّةِ»[1] "بے حیائی اور بُرے کلام کا تعلق شیطان سے ہے، یہ دونوں جہنّم سے قریب، اور جنّت سے دُور کرتے ہیں!"۔

اللہ کے ناپسندیدہ اُمور

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! فحش گوئی، بدزبانی اور بے حیائی پر مبنی تمام اُمور، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم کو سخت ناپسند ہیں، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت ہے، نبئ کریم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «وَاللهِ إِنِّي لَأَغَارُ! وَاللهُ أَغْيَرُ مِنِّي، وَمِنْ غَيْرَتِهِ نَهَى عَنِ الْفَوَاحِشِ»[2] "اللہ کی قسم! میں غیرتمند ہوں، اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیّور (غیرت والا) ہے، اور اسی لیے اُس نے فحش (بے حیائی کے) کاموں سے منع فرمایا ہے"۔

فحش گوئی ... جہنّم میں لے جانے والا ایک بڑا سبب

میرے محترم بھائیو! فحش گوئی ایک ایسا قبیح فعل ہے، کہ اس کا ارتکاب کرنے والا جہنّم میں جائے گا، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «وَالبَذَاءُ مِنَ الجَفَاءِ، وَالجَفَاءُ فِي النَّارِ»[3] "فحش گوئی جفا (ظُلم) کا حصہ ہے، اور جفا کرنے والا دوزخ میں جائے گا"۔

---

(١) "المعجم الكبير" للطَبَراني، باب الصاد، ر: ٧٤٨١، ٨/ ٩٦.

(٢) "مسند الإمام أحمد" مسند أبي هريرة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، ر: ٨٣٢١، ١٤/ ٦٩.

(٣) "سنن الترمذي" باب ما جاء في الحياء، ر: ٢٠٠٩، صـ٤٦٣.

مؤمن کی پہچان

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، سرورِ کونین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا اللَّعَّانِ، وَلَا الفَاحِشِ، وَلَا البَذِيِّ»[1] "مؤمن طعنہ دینے والا، لعنت کرنے والا، بے حیا اور بُرا کلام کرنے والا نہیں ہوتا"۔

دینِ اسلام کا اظہارِ لاتعلقی

حضراتِ محترم! جو شخص فحش گوئی اور بداَخلاقی کا عادی ہے، اس کا دینِ اسلام سے کوئی تعلق نہیں، حضرت سیّدنا جابر بن سَمُرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، نبئ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ لَيْسَا مِنَ الْإِسْلَامِ»[2] "یقیناً بے حیائی اور بیہودہ گوئی کا دینِ اسلام سے کوئی تعلق نہیں"۔

فحش گوئی... نِفاق کا ایک شعبہ ہے

فحش گوئی کو حدیثِ پاک میں نِفاق کا شُعبہ قرار دیا گیا ہے، حضرت سیّدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، مصطفٰی جانِ رَحمت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «وَالبَذَاءُ وَالبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ»[3] "بدگوئی اور کثرتِ کلام، نِفاق کے دو ۲ شُعبے ہیں"۔

فحش گو... اللہ تعالٰی کا دشمن ہے

حضرت سیّدنا ابو دَرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، نبئ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَا شَيْءٌ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ القِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ؛ فَإِنَّ

---

(١) المرجع نفسه، باب ما جاء في اللعنة، ر: ١٩٧٧، صـ٤٥٨.
(٢) "مسند الإمام أحمد" حديث جابر بن سَمُرَة، ر: ٢٠٨٣١، ٣٤/ ٤٢٢.
(٣) "سنن الترمذي" باب ما جاء في العي، ر: ٢٠٢٧، صـ٤٦٧.

اللهَ تعالَى لَيُبْغِضُ الفَاحِشَ البَذِيءَ»[1] "بروزِ قیامت مؤمن کے میزان میں، سب سے بھاری اور وزنی چیز حُسنِ اَخلاق ہوں گے، اور اللہ تعالیٰ فحش گوئی کرنے والے کو ناپسند فرماتا ہے!" یعنی اللہ تعالیٰ ہر فحش گو، بداَخلاق، بدکردار، بدکلام اور بے حیا شخص سے اظہارِ ناپسندیدگی فرماتا ہے۔

فحش گوئی کا وائرس

حضراتِ گرامی قدر! بدقسمتی سے آج ہمارے مُعاشرے میں فحش گوئی کا وائرس (Virus) خطرناک حد تک سرایت کرچکا ہے، نوجوان لڑکے لڑکیاں اپنی نجی محافل میں لذّت کے حُصول کے لیے، عموماً شہوَت انگیز باتیں کرتے، اور ایک دوسرے کو گندے قصے کہانیاں سناتے دکھائی دیتے ہیں، یہ ایک ایسی تباہ کُن اور منفی عادت ہے، جو یار دوستوں کی بُری صحبت کے نتیجے میں، بہت جلد دوسروں تک منتقل ہوتی ہے، لہٰذا اَخلاقیات پر اثر انداز ہونے والی ایسی بُری صحبت سے بچ کر رہیں، اور ہمیشہ نیک اور اچھے لوگوں کی صحبت میں اٹھنے بیٹھنے کی عادت اپنائیں۔

حضرت سیّدنا ابوموسیٰ اَشْعَری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «مَثَلُ الجَلِيسِ الصَّالِحِ وَمَثَلُ جَلِيسِ السُّوءِ، كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ، فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحاً طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الْكِيْرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحاً خَبِيثَةً»[2] "اچھے اور بُرے دوست کی مثال، مُشک اُٹھانے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی سی ہے؛ کہ مُشک

---

(١) المرجع نفسه، باب ما جاء في حسن الخلق، ر: ٢٠٠٢، صـ٤٦٢.

(٢) "صحيح ابن حِبّان" كتاب البرّ والإحسان، ر: ٥٦٢، صـ١٤٧.

اُٹھانے والے سے یا تو تم کچھ خریدو گے، یا تم اُس کی صحبت سے اچھی خوشبو پاؤ گے، اور بھٹّی دھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑے جَلا دے گا، یا تم اس کی صحبت سے بد بو پاؤ گے"۔

بدزبانی ... خرابی وہلاکت کا باعث ہے

حضراتِ ذی وقار! دینِ اسلام میں فُحش گوئی کی طرح، بدگوئی یا بدزبانی کی بھی بڑی مُمانعت فرمائی گئی ہے، ہر وہ شخص جو اپنے مسلمان بھائی کی دل آزاری کرتا ہے، کسی بات پر اُسے طعنہ دیتا ہے، اس کی عیب جُوئی اور غیبت کرتا ہے، بے جا غصّہ کر کے اسے ڈانٹ ڈپٹ یا گالی گلوچ کرتا ہے، وہ اس عادتِ بد کا شکار ہے، یہ ایک ایسی قبیح عادت ہے جو بروزِ محشر خرابی وہلاکت کا باعث ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ﴾[1] "خرابی ہے اس کے لیے جو لوگوں کے منہ پر عیب (جُوئی) کرے، پیٹھ پیچھے بدی (غیبت) کرے!"۔

کسی مسلمان کی توہین، یا مذاق اڑانے کا گناہ

برادرانِ اسلام! اپنے قول یا فعل سے کسی مسلمان کا مذاق اڑانا، اس کا نام بگاڑنا، بے قصور ستانا، توہین وتذلیل اور طعن وتشنیع کرنا، یا اس کی ہنسی بنانا، کتنا بڑا گناہ ہے، اس کا اندازہ اس بات سے خوب لگایا جاسکتا ہے، کہ اللہ ربّ العزّت عَزَّوَجَلَّ نے اسے قرآنِ پاک میں حرام قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰى أَنْ يَّكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰى أَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوٓا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ

---

(۱) پ۳۰، الهمزة: ۱.

﴿وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾[1] "اے ایمان والو! مرد مَردوں کی ہنسی نہ بنائیں، عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں! اور نہ عورتیں عورتوں کی، دُور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں! اور آپس میں طعنہ نہ دو! اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو! کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا! اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم ہیں!"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا﴾[2] "جو ایمان والے مَردوں اور عورتوں کو بے قصور ستاتے ہیں، انہوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لے لیا"۔

مسلمان کو گالی دینا فِسق وہلاکت کا باعث ہے

عزیزانِ محترم! گالی گلوچ کی صورت میں کسی مسلمان سے بدزبانی کرنا فِسق ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ»[3] "مسلمان کو گالی دینا فِسق، اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے"۔

ایک اَور مقام پر حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عَمرو رضی اللہ تعالی عنہ نے مرفوعًا روایت فرمایا: «سِبَابُ الْمُسْلِمِ كَالْمُشْرِفِ عَلَى الْهَلَكَةِ»[4] "مسلمان کو گالی دینا خود کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادِف ہے"۔

---

(١) پ٢٦، الحجرات: ١١.

(٢) پ٢٢، الأحزاب: ٥٨.

(٣) "صَحِيحُ البُخارِي" كتابُ الْإِيْمَان، ر: ٤٨، صـ١١.

(٤) "الترغيب والترهيب" كتاب الأدب وغيره، ر: ٤٢٠٦، ٣/ ٣١١.

مسلمان کا شیوہ

عزیزانِ مَن! اپنی زبان یا کسی عمل سے، اپنے مسلمان بھائی کو تکلیف پہنچانا، کسی مسلمان کا شیوہ نہیں، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دوعالَم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ»[1] "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس پر نہ ظلم کرتا ہے، نہ اسے ذلیل کرتا ہے، اور نہ اسے حقیر سمجھتا ہے!"۔

مسلمان کی عزّت وآبرُو پامال کرنا

حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ»[2] "ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، اس کا مال اور اس کی عزّت (وآبرُو پامال کرنا) حرام ہے!"۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے مسلمان بھائی کی عزّت وحرمت کا خیال رکھے، بلاوجہِ شرعی اُسے اَذیت نہ پہنچائے۔

کسی مسلمان کی غیبت... ذِلّت ورُسوائی کا باعث ہے

حضراتِ ذی وقار! بدزبانی وبدگوئی کر کے اپنے مسلمان بھائی کی عیب جُوئی کرنا، یا اس کی غیبت کرنا، آخرت کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی ذِلّت ورُسوائی کا باعث ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلِ الإِيمَانُ قَلْبَهُ! لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ، وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ؛ فَإِنَّهُ مَنِ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعُ

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب البرّ والصلة والآداب، ر: ٦٥٤١، صـ١١٢٤.

(٢) المرجع نفسه.

اللهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ يَتَّبِعِ اللهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِي بَيْتِهِ»[1] "اے وہ لوگو جو صرف اپنی زبان سے اسلام لائے! اور ابھی ایمان اُن کے دِلوں میں داخل نہیں ہوا! مسلمانوں کی غیبت نہ کرو، اُن کی عیب جُوئی نہ کرو، جو اپنے مسلمان بھائی کے عیبوں کی تلاش میں رہے گا، اللہ تعالیٰ اس کے عیب ظاہر فرمادے گا، اور اللہ تعالیٰ جس کے عیب ظاہر فرمادے، وہ اپنے گھر میں بھی ذِلّت وخواری سے نہیں بچ سکتا!!"۔

مسلمان کی اعلیٰ صِفات

میرے محترم بھائیو! زبان کی حفاظت اور اس کا دُرست استعمال مسلمان کی صِفات میں سے ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عَمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «المُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ»[2] "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں!"۔

ایک روایت میں حضرت سیّدنا ابو موسیٰ اَشْعَری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کہ صحابۂ کرام نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسول اللہ! کونسا اسلام افضل ہے؟ (یعنی کون اچھا مسلمان ہے؟) رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ»[3] "جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں!"۔

---

(١) "سنن أبي داود" كتاب الأدب، باب في الغِيبة، ر: ٤٨٨٠، صـ٦٨٨.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب الإيمان، ر: ١٠، صـ٥.

(٣) المرجع نفسه، باب: أيّ الإسلام أفضل؟ ر: ١١.

جنّت کی ضمانت

حضراتِ گرامی قدر! زبان کی بے احتیاطی، بدگوئی اور بدزبانی کی عادت ڈالتی ہے، اگر کوئی شخص اپنے آپ کو بدزبانی سے محفوظ رکھے، اس کے لیے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جنّت کی بِشارت ہے، حدیثِ پاک میں فرمایا: «مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ!»[1] "جو مجھے دونوں جبڑوں کے درمیان والی چیز (یعنی زبان)، اور دونوں پیروں کے درمیان والی چیز (یعنی شرمگاہ) کی حفاظت کی ضمانت دے، میں اُسے جنّت کی ضمانت دیتا ہوں!"۔

نُصرتِ الٰہی کا وعدہ

میرے محترم بھائیو! کسی مسلمان کو تکلیف واِیذا دینا، اس کی دل آزاری کرنا، اسے گالیاں نکالنا، اس کی غیبت کرنا، اور اس کے عیبوں کو لوگوں میں مشہور کرنا، شرعًا ناجائز وحرام ہے، اور اگر کوئی اس اَمرِ حرام کا ارتکاب کر رہا ہو، تو دوسرے مسلمان بھائی کو چاہیے کہ اپنے مسلمان بھائی کی عزّت وناموس کی حفاظت کرے، اس کی پردہ پوشی کرے اور اس کی مدد کرے، جو شخص اَیسا کرے گا، اس کے لیے نہایت مشکل وقت میں نصرتِ الٰہی کا وعدہ ہے، حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ اور حضرت سیّدنا ابو طلحہ بن سَہل انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے، خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَا مِنِ امْرِئٍ يَنْصُرُ مُسْلِماً فِي مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ، وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ، إِلَّا نَصَرَهُ اللهُ فِيْ مَوْطِنٍ يُحِبُّ نُصْرَتَهُ»[2] "جو کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد کرے،

---

(۱) المرجع السابق، كتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، ر: ٦٤٧٤، صـ١١٢٣.

(۲) "سنن أبي داود" كتاب الأدب، ر: ٤٨٨٤، صـ٦٨٩.

جہاں اس کی عزّت میں کمی کی جا رہی ہو، اس کی آبرُوریزی کی جارہی ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کی ایسی جگہ مدد فرمائے گا جہاں اُسے اللہ کی مدد کی ضرورت ہوگی!"۔

فحش گوئی اور بدزبانی کے نقصانات

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! فحش گوئی اور بدزبانی بہت بُری عادات ہیں، دنیا وآخرت میں اس کے بڑے نقصانات ہیں، فحش گوئی اور بدزبانی کرنے والا شخص، اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دیتا ہے، اللہ عزّوجلّ اور اس کا رسول ﷺ اس سے ناراض ہوتے ہیں، فِسق ونِفاق جیسی صفاتِ بد اُس کے مزاج کا حصّہ بن جاتی ہیں، وہ شیطان کے ہاتھوں کھلونا بن کر رہ جاتا ہے، تباہی، بربادی اور ہلاکت اس کا مقدّر ٹھہرتی ہے، دینِ اسلام اس سے لاتعلق ہوتا ہے، اور وہ دنیا وآخرت کی خیر وبھلائی سے محروم کردیا جاتا ہے۔

لہٰذا اپنی عزّت ووقار کی بحالی اور دنیا وآخرت کی بہتری کی خاطر، فحش گوئی اور بدزبانی سے بچیں، بداَخلاقی سے اجتناب کریں، حُسنِ اَخلاق کی عادت ڈالیں، بُری صحبت سے بچیں، اپنے قول وفعل کو اسلامی تعلیمات کے مُطابق بنائیں، اور اس بات کو کبھی فراموش نہ کریں کہ ہم دن کے اُجالے یا رات کی تاریکی میں، جو بھی اچھی یا بُری گفتگو کرتے ہیں، اسے بحکمِ الٰہی ہمارے نامۂ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾[1] "انسان منہ سے جو بھی بات نکالتا ہے، اس کے پاس ایک مُحافظ (فرشتہ لکھنے کو) تیار بیٹھا ہوتا ہے"۔

لہٰذا کسی کی غیبت، چُغلی، عیب جُوئی، طعنہ زَنی، فحش گوئی، بُرائی اور بدزبانی

---

(۱) پ۲٦، ق: ۱۸.

وبدکلامی سے مکمل اجتناب کریں، اور اس بات کو ہمیشہ ذہن میں رکھیں، کہ ہم جو بھی گفتگو یا بات کریں گے، وہ ہمارے نامۂ اعمال میں لکھ کر بروزِ قیامت بارگاہِ الٰہی میں پیش کی جائے گی، اور اُسے تمام مخلوقات کے سامنے پڑھ کر سنایا جائے گا، اُس وقت حضور نبیٔ کریم ﷺ کے ساتھ ساتھ تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، اولیائے عظام، فقہاء ومجتہدین، محدثین وحُفّاظ، اساتذہ ومشایخ، ہماری اَولاد اور ماں باپ سب مَوجود ہوں گے، اگر ہمارے نامۂ اعمال میں فحش گوئی وبدزبانی جیسے گناہ ہوئے، تو اُس وقت ہمیں کتنی ذِلّت ورُسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا!! ہمیں چشمِ تصوُر سے اس بات کو ضرور سوچنا چاہیے، اور بارگاہِ الٰہی میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے پختہ توبہ کرنی چاہیے، اللہ کریم بڑا غفور، رحیم اور مہربان ہے، وہ یقیناً ہمیں مُعاف فرمادے گا!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں زبان کی آفتوں اور لغزشوں سے بچا، فحش گوئی اور بدزبانی سے محفوظ فرما، حُسنِ اَخلاق اور حُسنِ کلام کی دَولت عطا فرما، اپنے مسلمان بھائیوں کی دِل آزاری اور عیب جُوئی سے بچا، انہیں طعنہ دینے اور ان کے عیبوں کو اُچھالنے سے محفوظ رکھ، ہمیں نیک صالح اور اچھا مسلمان بنا، دنیا وآخرت میں ہماری پردہ پوشی فرما، اور ہمیں ذِلّت ورُسوائی سے بچا۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حَسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.